مولانا ہاشمی کی فقہی خدمات

مولانا مبشر احمد

استاذ دارالعلوم اسلامیہ، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور۔

خالق کی ہر تخلیق میں کوئی نہ کوئی مصلحت کارفرما ہوتی ہے۔ انسانی وجود ہو یا حیوانی ڈھانچہ نگار فطرت کے یہ حسین شاہکار کائنات کے لیل و نہار میں آرائش کیئے ہوئے ہیں۔

ایک اگر نسیم سحری اور باد سموم کے درمیان پنکھ پھیلا کر اپنی زندگی کا مظاہرہ کرتا ہے تو دوسرا فکر معاش، عشق بتاں اور غم روزگار کے تار عنکبوت میں الجھا ہوا ہے یہی اس کی زندگی اور موت کی منزل ہے کچھ فاصلے پر چل کر وہ دونوں دم توڑ دیں گے۔ زندگی دونوں سے وفا نہیں کرتی۔ لیکن حواس خمسہ کی سرحدوں سے آگے دونوں کی ذمہ داریاں تقسیم ہوجاتی ہیں۔ اگر انسان کا ضمیر زندہ ہے اور اس کا آئنہ فطرت ٹوٹ نہیں گیا تو لحد سے مہد تک تمام ذمہ داریوں کی تصویر صاف دکھائی دے گی۔ اسے اپنے راستے کے پھول اور کانٹوں میں کوئی الجھاؤ نظر نہیں آئے گا۔

مولانا سیّد محمد متین ہاشمی رحمہ اللہ ایسی ہی زندہ جاوید ہستیوں میں شمار ہوتے ہیں وہ آرائش کائنات میں ایسے چراغ کی طرح روشن رہے جس کی لو میں گم کردہ راہ انسانوں نے راہ انسانیت اور راہ ہدایت تلاش کی اور انہیں اس راہ کا سنگ میل گردانا وہ ایک ایسے قافلہ سالار تھے کہ راستے کا گرد وغبار بھی ان کی منزل اوجھل نہ کر سکا وہ اپنے بعد جو نقش پا چھوڑ گئے ہیں مستقبل کے مسافروں کیلئے ان میں کئی منزلیں پوشیدہ ہیں۔ زندگی اور موت کے درمیان جب تک کشمکش جاری ہے نظام کائنات جب تک متحرک ہے زمین و آسمان کے درمیان بہار و خزاں کی آمدرفت جاری و ساری ہے متین ہاشمی زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔ ہاشمی صاحب اپنی انگنت صفات محمودہ کی وجہ سے روز حشر تک افق علوم پر چمکتے رہیں گے اور مجالس علم و فن میں زندہ رہیں گے ان اوراق میں ان کی متعدد علمی و دینی خدمات میں سے جس

پہلو سے آپ کو روشناس کرایا جا رہا ہے وہ ان کی فقہی خدمات اور ان کا فقہی مقام ہے۔
حدیث پاک میں آتا ہے۔

مَن یُرِد اللّٰہ بہ خَیراً یُفَقّہُ فِی الدّین .

ترجمہ: جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو عالم دین بنا دیتا ہے۔
ترمذی شریف کے حاشیہ پر لکھا ہے

ای یجعلہ عالما فی الدین ای احکام الشریعہ والطریقہ والحقیقہ

یعنی اسے دین و احکام شریعت و احکام طریقت و حقیقت کا علم عطا کرتا ہے۔
ھاشمی صاحب بعینہ اسی حدیث کا مصداق تھے۔ قارئین منہاج اس حقیقت سے اچھی طرح آگاہ ہیں۔

علم فقہ کی فضیلت

قبل اس کے کہ میں ھاشمی صاحب کی فقہی خدمات اور فقہی مقام پر روشنی ڈالوں یہ بات ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ کو علم فقہ کا تعارف بھی کراتا چلوں کیونکہ جب تک علم فقہ کی اہمیت معلوم نہ ہوگی اس وقت تک اس کی خدمت کرنے والے کا شرف بھی واضح نہیں ہوگا۔ علم فقہ، تفسیر و حدیث اور عقائد کے بعد جملہ علوم سے افضل ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَمَن یُؤتَ الحکمَہ فَقَد أُوتِیَ خَیراً کَثیراً

ترجمہ: جس شخص کو حکمت عطا کی گئی پس تحقیق اس کو خیر کثیر عطا کی گئی، علامہ زمخشری نے حکمت کی تفسیر علم شرائع سے کی ہے اور علم شرائع علم فقہ ہی ہے۔ حدیث پاک میں ہے

فقیہ واحد اشد علی الشیطانِ من الف عابد. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: ایک عالم فقیہ ہزار (غیر عالم) عابدوں سے شیطان پر زیادہ بھاری ہے۔
کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

اذا ما اعتز ذو علم بعلم . فعلم الفقہ اولی باعتزاز

جب کوئی صاحب علم کسی علم سے عزت حاصل کرنا چاہتا ہے تو علم فقہ عزت و شرف دینے

میں سب سے اولیٰ ہے۔

فقہ کی لغوی و اصطلاحی تعریف

الفقہ حقیقہ الشق والفتح والفقیہ العالم الذی لیشق الاحکام و یفتش عن حقائقھا ویفتح ما استغلق منھا.

ترجمہ: فقہ کے لغوی معنی کسی چیز کو کھولنا اور واضح کرنا ہے فقیہ اس عالم کو کہتے ہیں جو احکام شریعہ کو واضح کرے اور ان کے حقائق کا سراغ لگائے اور پیچیدہ مسائل کو واضح کرے۔

الفقہ فی الا صطلاح الاسلامی ھو علم یشمل العبادات و المعاملات.

ترجمہ: اصطلاح اسلامی میں فقہ وہ علم ہے جو عبادات و معاملات کو شامل ہو۔

(۱) علماء اصول کے نزدیک فقہ کی تعریف ہے۔

العلم بالاحکام الشرعیہ الفرعیہ المکتسب من ادلتھا.

ترجمہ: فقہ احکام شرعیہ فرعیہ کا نام ہے جو تفصیلی دلائل سے حاصل ہو یعنی کتاب اللہ، حدیث رسول ﷺ اور اجماع و قیاس سے حاصل کیا گیا ہو۔

اہمیت علم فقہ

دائرہ معارف قرن عشرین کا مقالہ نگار علم فقہ کی اہمیت اور ضرورت بتاتے ہوئے لکھتا ہے۔

ترجمہ: اور فقہ کی دونوں قسمیں (معاملات و عبادات) قرآن مجید و سنت نبوی ﷺ (حدیث) سے ماخوذ ہیں لیکن چونکہ ان میں غیر مرتب طریقے سے ہیں کہ ہر شخص ادنیٰ سوچ بچار کے ساتھ اس سے مسئلہ نہیں حاصل کر سکتا تو نبی اکرم ﷺ نے احکام فقہ کو قرآن مجید سے نکالا اور ان کی تشریح فرمائی اور صحابہ نے آپ سے وہ علم حاصل کر کے محفوظ کر لیا اور اس پر عمل کرتے رہے اور دوسرے عام لوگوں کو وہ علم سکھاتے رہے جب نبی کریم ﷺ وفات پا گئے اور ابو بکر صدیقؓ خلیفہ بنے تو انہوں نے جو کچھ نبی پاک ﷺ سے دیکھ اور سن رکھا تھا اسی پر عمل پیرا رہے اور جن مسائل کو آپ نے نہیں سنا تھا وہ دوسرے صحابہ سے معلوم کر لیتے تھے یہی طریقہ حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنہم نے بھی جاری رکھا۔ خلفائے راشدین کے بعد جو صحابہ علم فقہ میں مشہور ہوئے ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) عبد الرحمن بن عوف۔(۲) ابی بن کعب،(۳) عبد اللہ بن مسعود،(۴) معاذ بن جبل،(۵) عمار بن یاسر، (٦) حذیفہ بن الیمان،(۷) زید بن ثابت،(۸) سلمان فارسی رضی اللہ عنھم اجمعین۔(دائرہ معارف قرن عشرین ج ۷ ص ۳۵٦)

خلاصہ کلام۔

میری اس تحریر سے آپ نے علم فقہ کی اہمیت و شرف کو معلوم کر لیا ہو گا اب یہ بات سمجھنا آسان ہو گئی کہ جو شخص اس علم سے متصف ہو اس کا کیا مقام ہے؟

مولانا ھاشمی صاحب کو علم فقہ میں دیگر علوم کی طرح مہارت تامہ حاصل تھی اور مسائل فقہیہ کی تحقیق کا خاص ذوق تھا بلکہ آپ کا ذوق اجتہادی تھا بہت سے جدید پیش آمدہ فقہی مسائل میں آپ نے اپنے اجتہاد سے اپنی آراء بھی پیش کی ہیں۔ اس لئے اگر میں آپ کو فقیہ بالطبع کہوں تو مبالغہ نہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو اسلامی نظریاتی کونسل کا رکن اور پاکستان کے ایک بہت بڑے تحقیقی ادارے کا ڈائریکٹر منتخب کیا گیا۔

ھاشمی صاحب کی فقہی آراء

(۱) بیان شہادت میں ترمیم دفعہ ۴۵ کے تحت لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"عام فقہاء کا خیال ہے کہ اگر وہ اپنی غلطی کا تدارک عدالت کی اسی مجلس میں کرے تو قبول کیا جائے گا۔ امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف رحمھما اللہ فرماتے ہیں کہ عدالت کی اسی مجلس کی قید مناسب نہیں بلکہ وہ جب اور جس مجلس میں چاہے اپنی غلطی کا تدارک کر سکتا ہے اس کا قول قبول کیا جائے گا۔"

اس کے بعد ھاشمی صاحب اپنی رائے تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"راقم الحروف کے خیال میں اس مسئلہ میں عام فقہاء کا موقف ہمارے حالات سے زیادہ سازگار ہے کیونکہ اگر اظہار میں ترمیم کی اجازت کو عام کر دیا جائے تو پھر جرح کی کوئی وقعت ہی باقی نہیں رہے گی اور اظہار میں (After thoughts) کی بے پناہ گنجائش پیدا ہو جائے گی۔"

(۲) فوٹوسٹیٹ اور ٹیپ ریکارڈر کی حیثیت دفعہ ۱۵۹ کے تحت لکھتے ہیں۔

"کسی کمرے میں ٹیپ ریکارڈر لگا ہوا تھا۔ عین اسی وقت قاتل اس کمرے میں آیا اور

اس کے اور مقتول کے درمیان تلخ کلامی ہوئی پھر قاتل نے مقتول پر حملہ کیا۔ زخمی ہونے کے بعد مقتول چیخا قاتل اور مقتول کے درمیان ہونے والا مقابلہ اور مقتول کی چیخ ریکارڈ ہو گئی۔ اب اگر آواز کے ماہرین اس بات کی تصدیق کردیں کہ ریکارڈ شدہ آواز ملزم ہی کی آواز ہے تو راقم الحروف (ھاشمی صاحب) کے خیال میں ماہرین کی رائے بطور شہادت تسلیم کیا جانا چاہیے۔ نیز شہادت کے ضمن میں جدید آلات سے برآمد ہونے والے نتائج کو تسلیم کرنا چاہیے اور ان کی حیثیت قرائن کی ہونی چاہیے۔ پھر فرماتے ہیں راقم الحروف کی رائے پر ضرور غور کرنا چاہیے کیونکہ ہم اپنے دور کی جدید ایجادات کو یکسر نظر انداز نہیں کر سکتے"

(۳) دفعہ ۱۶۱: مجرم کے کٹے ہوئے بال اور ریوالور پر ہاتھ کے نقوش کی تحقیق کے بعد جو ملزم کو قاتل قرار دیا جاتا ہے راقم الحروف کے خیال میں اس کو بھی قرائن کا درجہ دیا جاسکتا ہے بشرطیکہ دیگر ذرائع بھی مؤید ہوں؟ مگر اس پر مقتدر علماء کو غور کر کے توثیق کرنی چاہیے؟

(۴) دفعہ ۲۴۳(ہ): جرح کے سوالات میں بقیہ اقوال کے بعد فرماتے ہیں کہ راقم الحروف (ھاشمی صاحب) کے خیال میں یہ بھی دریافت کرنا چاہیے کہ مال مسروق کس قسم کا تھا کہیں جلد گل سڑ جانے والا تو نہیں۔

(۵) ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ کے عنوان سے تحریر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"عام طور پر وہ حضرات جو مغربی علوم اور یورپی افکار سے متاثر ہیں یہ کہتے ہیں کہ اسلامی سزائیں بہت سخت اور مہذب معاشرے کیلئے نامناسب ہیں لیکن راقم الحروف کے خیال میں ان کا یہ قول مرعوبیت پر مبنی ہے اور دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ ان حضرات نے اسلامی سزاؤں کے فلسفہ پر غور کرنے کی زحمت ہی گوارا نہیں کی بات اصل میں وہی ہے جو سطور بالا میں ذکر کی جا چکی ہے۔ اسلام میں اولیت معاشرے کو حاصل ہے۔ لہذا اگر دو چار افراد کو معذور بنادینے یا ہلاک کردینے سے کروڑوں افراد پر مشتمل معاشرہ تباہیوں سے بچ جائے تو اسلامی شریعت اس میں پس وپیش نہیں کرتی اسلئے کہ گندی مچھلی سارے تالاب کو ناپاک بنا سکتی ہے۔"

بہر حال ان مندرجہ بالا اور اس قسم کی دیگر آراء سے معلوم ہوتا ہے کہ ھاشمی صاحب

رحمہ اللہ فقہی لحاظ سے قحط الرجال کے اس زمانے میں ایک مجتہدانہ بصیرت اور فقیہانہ ذوق رکھتے تھے اسی ذوق نے تو آپ کو فقہی موضوعات پر تصنیفات اور اشاعت کتب فقہ پر مجبور کیا۔ انہوں نے علالت اور بڑھاپے اوردیگر کئی عوارض و مسائل کے باوجود خود کئی ایک گرانقدر تصنیفات قلمبند کیں اور اپنی زیر نگرانی بہت سی اہم کتب کی اشاعت کا اہتمام بھی کیا۔

تالیفات پر ایک نظر

(۱) اسلام کا قانون شہادت

ھاشمی صاحب کی یہ تالیف انتہائی قابل قدر اور موزوں وقت پر ایک موزوں اقدام ہے یہ کتاب ھاشمی صاحب کی عمیق تحقیق کا نتیجہ ہے اس کتاب میں مستند کتب مثلاً المبسوط، المغنی، الشرح الکبیر وغیرہ تقریباً ۲۷ کتب سے استفادہ کیا گیا ہے اس کتاب میں شہادت کے موضوع کو جس انوکھے انداز میں تحریر کیا گیا ہے، اس کی مثال کم از کم اس دور میں نہیں ملتی چونکہ ھاشمی صاحب قدیم و جدید علوم پر ماہرانہ نظر رکھتے تھے اس لئے یہ کتاب جہاں اسلام کے اصل ماخذوں سے مدوّن کی گئی ہے وہاں جدید علوم اور ترقی یافتہ ذرائع ثبوت کو شہادت کے منشاء اور اس کے مقصد کے حصول کیلئے عصر حاضر کے ترقی یافتہ تمدنی نظام کے تقاضے کو پورا کرنے کی بھی بہترین کاوش ہے۔ یہ کتاب عدالتی نظام کو عدل و انصاف کے قائم کرنے پر بہترین معاون ثابت ہوسکتی ہے اس کتاب کا مطالعہ ہر قاضی اور جج کیلئے ازحد ضروری ہے اور ہر لائبریری اور عدالت اس کے بغیر نامکمل ہے۔

(۲) اسلامی حدود اور ان کا فلسفہ

ھاشمی صاحب مرحوم کی یہ تصنیف اپنے موضوع کی ایک نادر کتاب ہے اس میں اسلامی حدود کے فلسفے، ان کی افادیت اور ضرورت و اہمیت کو عقلی و نقلی عمل سے بھر پور اور مؤثر انداز میں واضح کیا گیا ہے۔ دریا بکوزہ کے مصداق اسلامی حدود کے جملہ مسائل اور حکمتوں پر تفصیلی مباحث اور قانونی پہلو اور پھر اردو زبان میں اپنی مثال آپ ہے۔ اور پھر اسلام کا نظام احتساب کے اضافے نے اس کتاب کو چار چاند لگادیئے ہیں۔ موجودہ حکومت

نے بارہا اعلان کیا ہے کہ ہم نے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کا تہیہ کر رکھا ہے اور اسلامی نظام نافذ کر کے ہی دم لیں گے تو یہ کتاب ان کے اس تہیئے اور دم میں بہترین مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔

(۳) نظام عشر کی برکات

فاضل مؤلف نے نظام عشر کی برکات کو قرآن و حدیث کی روشنی میں نہایت عام فہم اور مدلل انداز میں روشناس کرایا ہے اور مخالفین اس نظام پر جو اعتراضات اور شبہات کرتے ہیں انکا عقلی اور منطقی انداز میں جواب دیا ہے۔ یہ کتاب ہر ناظم زکواۃ و عشر کیلئے بہترین رہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے اس کا ہر دفتر زکواۃ و عشر میں ہونا ضروری ہے۔ اور اس وقت تک کسی کو ناظم زکواۃ و عشر مقرر نہ کیا جائے جب تک اس کتاب کا امتحان نہ دے دے۔

(۴) مجلہ الاحکام العدلیہ کا ترجمہ

مولانا مرحوم کی فقہی خدمات کے حوالے سے ایک انکا اور کام بھی قابل ذکر ہے۔ ہمارا قدیم فقہی سرمایہ یا اسلامی قانون زیادہ تر عربی زبان میں ہے اور عربی زبان سے واقفیت رکھنے والے کتنے فیصد لوگ ہیں؟ بہت کو معلوم ہے۔ ادھر ملک میں اسلامی قوانین نافذ کئے جا رہے تھے۔ دریں حالات اسلامی قانون سے روشناس کرانے اور اسلامی قانون کی دینوی و مادی برکات سے لوگوں کو آگاہ کرنے کی ضرورت تھی۔ بنا بریں مولانا مرحوم نے دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے فقہی اور قانونی موضوعات پر نئی تصنیفات بھی لکھیں جن کا اختصار کے ساتھ پیچھے ذکر ہو چکا ہے۔ اور بعض اہم فقہی کتب کا اردو ترجمہ کرانے کا پروگرام بھی بنایا۔ خود ھاشمی صاحب نے فقہ اسلامی کے حصہ معاملات پر مشتمل پہلے دفعہ وار مجموعہ "مجلہ الاحکام العدلیہ" کا سلیس اردو زبان میں ترجمہ کیا۔ اس مجلہ کو عثمانی ترک خلیفہ امیر المؤمنین سلطان عبدالعزیز کے حکم سے فقہاء اور ماہرین قانون کی ایک جماعت نے محنت شاقہ سے عام کتب فقہ کے انداز سے ہٹ کر دفعہ وار مرتب کیا تھا۔ یہ مجموعہ عثمانی خلافت میں ۱۹۱۸ء تک بطور قانون عدالتوں میں نافذ رہا۔ ھاشمی صاحب کا یہ ترجمہ اسلامک پبلیکیشنز لاہور کے ادارے میں زیر طبع ہے۔ مجلہ الاحکام العدلیہ کے اردو ترجمہ کی کیا ضرورت ہے کیا اہمیت ہے۔ اور فی زمانہ کیا

افادیت ہے؟ نیز مرحوم کا یہ ترجمہ کن خوبیوں اور خصوصیات کا حامل ہے اس کی امید ہے "مولانا ھاشمی بحیثیتِ مترجم کے حوالے سے لکھنے والے مضمون نگار ضرور روشنی ڈالیں گے۔

یہ وہ چھوٹی بڑی تصنیفات ہیں جو خالصتاً فقہی ہیں۔ان کے علاوہ بھی آپ کی بہت سی تصانیف ہیں مثلاً تفسیر میں (۱) تفسیر سورہ یس، (۲) آخری سورتوں کی تفسیر، (۳) حدیث میں ترجمہ و حاشیہ ابو داوٗد شریف چار جلدوں میں (۴) ترجمہ و حاشیہ سطعات لشاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ (۵) ترجمہ و حاشیہ الشفاء لقاضی عیاض رحمہ اللہ۔ (۶) ترجمہ مجلہ الاحکام العدلیہ۔ (۷) سید ہجویر (سوانح و تعلیمات) (۸) فسانہ اسلام۔ (۹) دو قومی نظریہ۔ (۱۰) روشنی (ریڈیائی تقریروں کا مجموعہ) (۱۱) تحریک جامعہ محمدی وغیرہ۔

اہم فقہی کتب کا ترجمہ کرانا

مولانا ھاشمی مرحوم کی فقہی خدمات کے ضمن میں انکی ایک اور اہم خدمت کا تذکرہ بھی یہاں ضروری ہے۔ فقہ کی یہ خدمت اگرچہ ہے تو بالواسطہ تاہم اس کے اصل محرک اور باعث بھی ھاشمی صاحب مرحوم ہی ہیں۔ وہ یہ کہ انہوں نے اپنے ادارے مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری کے زیر اہتمام اور اپنی زیر نگرانی ان دو یا تین فقہی کتابوں کا اردو ترجمہ کرانے اور شائع کرانے کا انتظام کیا ہے۔ جنکا شمار بلاشبہ فقہ کی مہمات کتب میں ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک نامور حنفی فقیہ ملک العلماء علامہ کاسانی کی سات جلدوں میں مایہ ناز اور مشہور عالم تصنیف "بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع" کا ترجمہ ہے۔ حنفی فقہ میں یہ کتاب بڑے پائے کی اور علماء و فقہاء میں مقبول ترین کتاب ہے۔ اس کتاب کو اردو قالب میں ڈھالنے کا انتظام کر کے ھاشمی صاحب نے عام پڑھے لکھے لوگوں بالخصوص قانون دان طبقوں پر بڑا احسان کیا ہے۔ دوسری اہم کتاب جس کا ترجمہ کرا کر مولانا ھاشمی مرحوم نے علم فقہ کی بہت بڑی خدمت سرانجام دی ہے وہ معروف اصولی اور مالکی عالم امام شاطبی رحمہ اللہ کی چار جلدوں پر مشتمل تصنیف "الموافقات" ہے۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ کرا کر مولانا ھاشمی مرحوم نے صرف اردو داں طبقہ پر نہیں بلکہ علماء و فضلاء پر بھی بڑا احسان کیا ہے کیونکہ اس کتاب کو سمجھنا اچھے خاصے عالم کیلئے بھی آسان نہیں۔

ایک اور کتاب "القصاص فی الفقہ الاسلامی" کا اردو ترجمہ کرانا بھی مولانا ھاشمی مرحوم کی فقہی خدمات میں شامل ہے۔ علامہ بہنسی کی یہ کتاب اگرچہ ہے تو مختصر تاہم اپنے موضوع کو متعارف کرانے میں بڑی بڑی فقہی کتابوں سے مستغنی کردیتی ہے۔ یہ وہ فقہی کتابیں ہیں جن کا ھاشمی صاحب مرحوم اپنی زندگی میں اور اپنی زیر نگرانی ترجمہ مکمل کرا کے گئے۔ ان کتابوں کی کچھ جلدیں چھپ چکی ہیں اور باقی زیر طبع ہیں۔ اگر ھاشمی صاحب مرحوم کو موت کا فرشتہ کچھ عرصہ مزید مہلت دے دیتا اور وہ تندرست اور صحیح سلامت رہتے تو بجا طور پر توقع کی جاسکتی تھی کہ اللہ کریم نے انہیں جس طرح فقہی ذہن اور فقہی ذوق عطا فرمایا تھا وہ ضرور تصنیف و تالیف اور اردو تراجم کی صورت میں فقہ کی مزید خدمات سرانجام دیتے اور یوں اس قحط الرجال کے زمانے میں علم فقہ میں گرانقدر اضافہ ہوتا۔

سہ ماہی منہاج

ھاشمی صاحب کی فقہی خدمات میں سے ایک عظیم خدمت جو تادیر جاری و ساری رہے گی سہ ماہی منہاج ہے جو عام مجلوں سے ہٹ کر امتیازی خصوصیت رکھتا ہے۔ اس کے مضامین اکثر فقہی، علمی اور تحقیقی ہوتے ہیں۔ صرف نظری و فکری و تاریخی مضامین پر مشتمل نہیں ہوتا۔ بلکہ اہم معاشرتی، معاشی اور روزمرہ کے پیش آمدہ مسائل کا شرعی حل، جدید دور کے تقاضوں کے مطابق ملک بھر کے نامور سکالرز و ڈاکٹرز و محدث و علماء تحریر کرتے ہیں۔

منہاج کے عنوانات کی ایک جھلک

سہ ماہی منہاج کی دسویں جلد مکمل ہونے کو ہے ان کے عنوانات کی فہرست آپ کے سامنے ہونا ضروری ہے تاکہ اس کی اہمیت و خصوصیت کا اندازہ لگایا جاسکے اور ہمارے ممدوح ھاشمی صاحب مرحوم کیلئے آپ کے دل سے دعائیں نکلیں۔

۱۔ اجتہاد اور مجتہد (۲) فقہ جعفریہ کی اساس و اولیت۔ (۳) امام ابو حنیفہ اور ان کے اجتہاد کا طریق کار۔ (۴) وفاقی شرعی عدالت ایک جدید اجتہادی ادارہ۔ (۵) عورت کی دیت کا مسئلہ۔ (۶) العشر فی القرآن والحدیث والفقہ۔ (۷) قانون عشر و زکواۃ کا اجمالی خاکہ۔ (۸) اسلامی نظام عدل اور معاہدہ عمرانی۔ (۹) اسلام اور مغربی نظام عدل کا تقابلی جائزہ۔ (۱۰) اثبات دعویٰ کے شرعی تقاضے۔ (۱۱) اسلام میں قاضی کی حیثیت و اہمیت۔ (۱۲) پوسٹ مارٹم معائنہ

کی شرعی حیثیت۔(۱۳) دیوان المظالم کا تاریخی مطالعہ۔(۱۴) حیثیت نسواں قرآن وسنت کی روشنی میں۔(۱۵) اسلام اور ضبط ولادت۔(۱۶) عورت کی شہادت کا مسئلہ۔(۱۷) عورت کی ملازمت کا مسئلہ۔(۱۸) انشورنس کی شرعی حیثیت۔(۱۹) انکم ٹیکس کی شرعی حیثیت۔(۲۰) پاکستان میں اسلامی بینک کاری۔(۲۱) پیشہ وکالت کی شرعی حیثیت۔(۲۲) مصادر شریعت نمبر۔(۲۳) اسلامی معیشت نمبر وغیرہ وغیرہ۔

اس کے علاوہ بھی بے شمار مضامین ہیں۔ یہ مختصر مقالہ اس کی گنجائش نہیں رکھتا۔ اس کا مطالعہ ہر اہل علم کیلئے ضروری معلوم ہوتا ہےاور ہر لائبریری میں اس کا ہونا اشد ضروری ہے۔